









۱۶۳۴

کتاب

۲۹۴، ۳۲  
۱۵۷۱



WILLIAMS & WILKINSON  
JUNG ESTATE L.D. (L)  
(Oriental Section)  
URDU PRINTED BOOKS  
Accession No. ۲۹۴، ۳۲  
Subject

نیکارزنامہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

یار نیا حیدر آباد کن

معد  
فضائل اربع مبارک

حسین شیشید عبدالقادر



مطبع ابو العلاء زون شری



پیشکش: دوزخ ہائے دنیا  
 کمال دیکھتے ہو  
 علی انبیاء و اولیائے  
 کرام علیہم السلام  
 ابن اللہ رسول اللہ  
 دین محمد ص  
 بی بی امینہ بنت ابی  
 طالب رضی اللہ عنہا

# کتاب النور

راوی روایت کرتا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک لکڑیاں اناہایت غریب اور مفلوک تھا کہ جب  
 لکڑیاں جلنے سے لاتا تو اس روز کچھ کھانے کو لجاتا اگر لکڑیاں نہ لایا تو اس روز بھوکا رہ جاتا  
 اور نہایت کثیر العیال تھا ایسی تکلیف سے اوقات بسر کرتا تھا ایک روز اس نے ماچار ہو کر اپنی  
 عورت سے کہا کہ اب اس شہر میں رہا نہیں جاتا اور یہ تکلیف سہی نہیں جاتی اب اور کسی لکڑی  
 جا کر کچھ کم کرنے آتا ہوں تو اپنے بال بچوں سے خبردار رہو یہ لکڑی مدینہ منورہ سے وہ لکڑیاں  
 لے کر کسی اور ملک کو روانہ ہوا لکن وہاں بے اوس شخص پر اور تکلیف گزرنے لگی۔ کیونکہ اوس  
 کو سوائے لکڑیاں کا کچھ لایا نہ تھا اور کوئی پیشہ نہیں آتا تھا عرض چاروںار وہاں رہنے لگا اور اپنے  
 دلیں کہا کہ اب کیا صورت لیکر مدینہ منورہ کو جاؤں اور عورت بچوں کو منہ دکھاؤں اسی حال میں  
 برس گذرے وہ لکڑیاں نہ کچھ عورت بچوں کی قوت بھری کے لیے بھرایا نہ خود آپ لایا اوسکی عورت  
 و شوہر کا انتظار دیکھ کر اپنے دلیں خیال کی کہ شاید مرد اپنا کہیں جا کر مر گیا۔ اور اگر زندہ تو البتہ کچھ  
 خرچہ سیدیا یا خود آتا۔ اب کہاں تک ہوگی فاقہ بچی تکلیف سہی رہوں۔ ناچار اوس عورت نے جو اوس کمر کی  
 ایک بادشاہ کے وزیر کا گھر تھا اوس کے گھر میں جا کر کوٹھنے پینے کیواسطے رہی اوس وزیر اعظم کی عورت  
 اوس غریب پر ترس کہا کہ لکڑیاں وغیرہ منہ لگی وہ غریب عورت تمام روز محنت کر کے شام کو جو کچھ اوس  
 وزیر کی عورت نے کہا نامیدوے سولہ پنے بچوں کو لیا کر کھلاواتی اور اسی وقت پر قناعت کرتی قصارا  
 ایک روز اوس لکڑیاں نے وزیر اعظم کو دروازہ کا صحن جا رہا کرتی ہی اتفاقاً اوس راستے سے حشر  
 جناب بنی ناطق امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتے ایک اپنے مجھوں کو اور اسی دن  
 ہمراہ لیکر اوس راستے سے گئیں تشریف مبارک لیا جاتے تھے جب اوس جانے رونق افروز ہو

بی بی امینہ بنت ابی  
 طالب رضی اللہ عنہا  
 دوزخ ہائے دنیا  
 کمال دیکھتے ہو  
 علی انبیاء و اولیائے  
 کرام علیہم السلام  
 ابن اللہ رسول اللہ  
 دین محمد ص

بی بی امینہ بنت ابی  
 طالب رضی اللہ عنہا  
 دوزخ ہائے دنیا  
 کمال دیکھتے ہو  
 علی انبیاء و اولیائے  
 کرام علیہم السلام  
 ابن اللہ رسول اللہ  
 دین محمد ص

کہ جس کی ہے وہ عورت چاروب کرتی تھی اور اپنے مجبور ہے اور اصحاب سے فرمائے کہ یہ  
 مہینہ کونسا ہے یا رون عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ یہ رجب کا مہینہ ہے۔ فرمائے کہ آج کوئی تاریخ  
 نہیں ہے۔ پھر دستوں نے عرض کی کہ یا امام آج بانی دین تاریخ ہے تب حضرت علیہ السلام اپنی زبان  
 مبارک سے ارشاد فرمائے کہ کوئی شخص کیسی ہی شکل اور حاجت رکھتا ہو دے تو آج کو روز جو کہ  
 اللہ تعالیٰ اویسے مقدر و رویا جو موافق مقدر کے پوریاں میرے کی چاکر کہیر و کوئذون میں ہر گز  
 نام سے فاتحہ کر کے خدا تعالیٰ کی درگاہ پاک میں جو کہہ کہ اپنی حاجت اور مراد دے سو مانگے گا و خدا  
 تعالیٰ اس کی مشکل آسان کرے گا اور حاجت اور مراد اس کی برائے گا اور دعا اس کی مستجاب ہوگی  
 اگر نہ ہوگی تو روزِ حشر میں میرا دامن اور اس کا ہاتھ۔ پس یہ فرماتے ہوئے حضرت امام علیہ السلام  
 لے گئے۔ جو یہ سخن وہ لکڑاڑے سنی بصد اعتقاد اپنے دل میں کہی کہ سبحان اللہ آج حضرت امام  
 صادق فرزند رسول و جگر گوشہ علی و بتول اتنی بڑی بات فرمائے کہ جو کسی مراد حاجت بر نہ آوے  
 تو روزِ حشر میں میرا دامن اور اس کا ہاتھ۔ تو پس میرا خداوند بھی یہاں سے جا کر ایک مدت جو یہ  
 نہ جیتا ہے سو معلوم نہ ہے سو معلوم یہ کہ کبھی کیا رب بجز رب و آل محمد و آل محمد و بنی حضرت امام  
 جعفر صادق علیہ السلام میری مراد یہ ہے کہ جو میرا خداوند جیتا جاگتا کہہ کہانی لیکر خیر ہے اگر آوے گا  
 تو میں سراور آنکھوں سے یہ پور کیا کرونگی۔ جہدم کہ وہ عورت لکڑاڑی نے یہ التجا خدا تعالیٰ کی کلام  
 میں کی اس وقت اس کا خداوند کہیں جنگل میں لکڑیاں کترنے کے واسطے گیا وہاں ایک پرانے جھاڑو  
 پر کتر رہا تھا کہ ایک بار اس کی پڑ پر کلباڑی ماری وہ کلباڑی اوچھل کر زمین پر لگی یکا یک وہاں سے آواز  
 آئی۔ اس لکڑاڑے نے معلوم کیا کہ اس میں کچھ ہے جو وقت اس نے وہاں کی زمین کھودی تو کیا دیکھا  
 ہے کہ دفینہ خدا نے کسی بادشاہ کا ہے۔ پس لکڑاڑے نے خوش و خرم ہو کر اس دفینہ کو پوشیدہ کر  
 ایک جلی سے جمیت اور گھوڑے اور ہاتی وغیرہ خرید کر کے مثل ایک بادشاہ کے ہوا تصدق ہے

روزِ حشر میں میرا دامن اور اس کا ہاتھ۔ تو پس میرا خداوند بھی یہاں سے جا کر ایک مدت جو یہ نہ جیتا ہے سو معلوم نہ ہے سو معلوم یہ کہ کبھی کیا رب بجز رب و آل محمد و آل محمد و بنی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام میری مراد یہ ہے کہ جو میرا خداوند جیتا جاگتا کہہ کہانی لیکر خیر ہے اگر آوے گا تو میں سراور آنکھوں سے یہ پور کیا کرونگی۔ جہدم کہ وہ عورت لکڑاڑی نے یہ التجا خدا تعالیٰ کی کلام میں کی اس وقت اس کا خداوند کہیں جنگل میں لکڑیاں کترنے کے واسطے گیا وہاں ایک پرانے جھاڑو پر کتر رہا تھا کہ ایک بار اس کی پڑ پر کلباڑی ماری وہ کلباڑی اوچھل کر زمین پر لگی یکا یک وہاں سے آواز آئی۔ اس لکڑاڑے نے معلوم کیا کہ اس میں کچھ ہے جو وقت اس نے وہاں کی زمین کھودی تو کیا دیکھا ہے کہ دفینہ خدا نے کسی بادشاہ کا ہے۔ پس لکڑاڑے نے خوش و خرم ہو کر اس دفینہ کو پوشیدہ کر ایک جلی سے جمیت اور گھوڑے اور ہاتی وغیرہ خرید کر کے مثل ایک بادشاہ کے ہوا تصدق ہے

روزِ حشر میں میرا دامن اور اس کا ہاتھ۔ تو پس میرا خداوند بھی یہاں سے جا کر ایک مدت جو یہ نہ جیتا ہے سو معلوم نہ ہے سو معلوم یہ کہ کبھی کیا رب بجز رب و آل محمد و آل محمد و بنی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام میری مراد یہ ہے کہ جو میرا خداوند جیتا جاگتا کہہ کہانی لیکر خیر ہے اگر آوے گا تو میں سراور آنکھوں سے یہ پور کیا کرونگی۔ جہدم کہ وہ عورت لکڑاڑی نے یہ التجا خدا تعالیٰ کی کلام میں کی اس وقت اس کا خداوند کہیں جنگل میں لکڑیاں کترنے کے واسطے گیا وہاں ایک پرانے جھاڑو پر کتر رہا تھا کہ ایک بار اس کی پڑ پر کلباڑی ماری وہ کلباڑی اوچھل کر زمین پر لگی یکا یک وہاں سے آواز آئی۔ اس لکڑاڑے نے معلوم کیا کہ اس میں کچھ ہے جو وقت اس نے وہاں کی زمین کھودی تو کیا دیکھا ہے کہ دفینہ خدا نے کسی بادشاہ کا ہے۔ پس لکڑاڑے نے خوش و خرم ہو کر اس دفینہ کو پوشیدہ کر ایک جلی سے جمیت اور گھوڑے اور ہاتی وغیرہ خرید کر کے مثل ایک بادشاہ کے ہوا تصدق ہے



اور ہر روز صبح و شام دعا پڑھنا اور ہر روز صبح و شام دعا پڑھنا اور ہر روز صبح و شام دعا پڑھنا

اوسکا مرد کہیں سے ملک گیری کر کے کچھ دولت اور مال لے آیا ہے سوا دس نے یہ چوٹی بنائی ہے جب وہ وزیر زادی نے یہ سنکر بہت تعجب کر کے اوس عورت لکڑہارنیکو طوا بھی جسوقت وہ عورت اپنے مرد سے رخصت لیکر وزیر زادی کے پاس آئی اور اپنے قاعدہ اصلی پر آوا سب بجالائی وزیر زادی نے خوب اوس کی توقیر کر کے اپنے برابر بٹائی اور حقیقت سب اوس عورت سے پوچھتا ہے وہ عورت کہی کہ میں ایک روز تپک دروازہ کا مہن جا رو ب کرتی تھی کہ اتنے میں حضرت امام بختی ناطق جناب جعفر صادق علیہ السلام کا گذر آو دہر سے ہوا حضرت امام علیہ السلام جو اپنے یاروں اور اصحاب کے تھے اون سے فرمایا کہ آج تاریخ کو کسی ہے صحابیوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ مہینا رجب کا ہے اور تاریخ بائیسویں حضرت امام علیہ السلام خیر الانام فرمائے کہ جو کوئی حاجت مند ہو دے اور کیسی مشکل رکھتا ہو دے تو اسے آج کی تاریخ جو کچھ کہ حق تعالیٰ اوس کو مقدر دیا ہے پوریان ہوے گی تاکہ اگر کرا اور کہیر و کوٹھون میں بھر کر ہمارے نام سے فاتحہ دلو اگر جو کچھ کہ حاجت اپنی ہو دے حق تعالیٰ کی درگاہ میں چاہے تو اوس کی مراد اور حاجت بیشک برآو گی اور مشکل آسان ہوے گی اگر نہ ہو گی تو روز عشر میرا دن اور اوسکا ہاتھ فرماتے ہوے علیہ السلام تشریف لے گئے میں کہی کہ سبحان اللہ آج امام دو جہان مسد زندر رسول جگر گوشہ علی و بتول اس طرح فرمائے تو پس میرا جا کر ایک مدت ہوئی خدا کو معلوم جتیا ہے یا مرا ہے اگر وہ اس کے سال کہیہ کہانی لیکر آئیگا تو میں صدق دل سے یہ نظر موجب فرمان امام علیہ السلام کرو گی قصار امیرا خداوند اسی روز کہیں بچل میں لگیا کہ تنکوی گیا تھا ایک سو کہا جاتا تھا سوا دس کو کتر رہا تھا ایسے میں اوسکی کلہاڑی زمین پر لگی تھا ایک آواز چوٹی تب اوس نے وہاں زمین کھودی تو کیا دیکھا ہے کہ کسی بادشاہ کا خزانہ و فینہ ہے اوس نے اوس فینہ کو پوشیدہ کر کے ایک حکمت سے اوس کو خنچ میں لایا اور تصدق سے

اور ہر روز صبح و شام دعا پڑھنا اور ہر روز صبح و شام دعا پڑھنا اور ہر روز صبح و شام دعا پڑھنا

اور ہر روز صبح و شام دعا پڑھنا اور ہر روز صبح و شام دعا پڑھنا اور ہر روز صبح و شام دعا پڑھنا

اور ہر روز صبح و شام دعا پڑھنا اور ہر روز صبح و شام دعا پڑھنا اور ہر روز صبح و شام دعا پڑھنا



شہزادہ کو اس کی بیوی کے ساتھ لے کر چلا گیا۔ وہاں اس کی بیوی نے اس کو دیکھا تو بہت خوش ہوئی۔ اس نے اس کو اپنے پاس لے کر بیٹھایا۔ اس نے اس کو دیکھا تو بہت خوش ہوئی۔ اس نے اس کو اپنے پاس لے کر بیٹھایا۔

امام یحیٰی علیہ السلام کے اس رتبہ کو سمجھ کر اس نے بیان آیا ہے یہ حقیقت سب وزیر زادوں کی ہے۔  
 شکر کی کہ یہ بات جو اس طرح علیہ السلام اس طرح فرمائے اور اس طرح کی اور تیرے مرد کو  
 دولت ملی یہ سب جموئی بات ہے شاید تیرے مرد نے کہیں ربرنی اور غارت گری کی ہوگی  
 اتفاقاً ایک وزیر اوس وزیر اعظم کی دشمنی میں تھا سو اوس نے اسی روز بادشاہ سے  
 عرض کی کہ فلان وزیر سرکار کا اتنا کچھ ملک کہا تا ہے نہ تو اوس کے نزدیک فوج ہے اور نہ کچھ  
 دیا خرچ ہے اگر غلام کو حکم ہو تو اوس سے حساب طلب کرتا ہے بادشاہ نے کہا بہتر ہے پس  
 وہ وزیر تو اسکا دشمن ہی تھا سب ملک و مال حساب میں ڈبو دیا اور بادشاہ سے عرض کیا کہ جہاں  
 پناہ غلام اوس حساب کو دریافت کیا کچھ نہ پایا سب اپنے صرف میں لایا یعنی خرچ کیا ہے بادشاہ  
 یہ سنکر اوس وزیر اعظم کو حکم سیاست کا کیا اور بہت اوس پر غضب اور غصہ ہوا کہ اوسکو ایک  
 جوڑا پوشاک سے شہر بدر کرو اور اوس وزیر کو فرمایا کہ اوس نکمراں کا جو ملک اور مال ہے میں نے  
 تہین بخشا اوس کو اور اوسکی عورت کو ایک جوڑا کپڑوں سے شہر کے باہر نکال دے تب وزیر  
 سے بوجہ شاہی کے اس طرح فقط اوسکو شہر بدر کر کر اوس کے ملک اور مال پر تپ متصرف  
 ہوا پس وہ وزیر اعظم اور اوس کی عورت دونوں بلکہ طرف ایک صحرائے چلے جاتے تھے  
 قصار اوبان ایک بیل خربڑے کی ہوئی تھی وزیر اعظم نے اپنے عورت سے کہا کہ درم پیر  
 میں تب عورت نے کہی کہ ہاں ایک دو درم ہیں کہ کر دو درم وزیر اعظم کو ہاتھ میں دی وزیر نے  
 وہ درم لیکر فافزوالے کے پاس جا کر وہ دام و گیر اوس سے ایک خریرہ لیا ایک سفید رومال  
 میں باندھ کر راستے سے چھپتے ہوئے جلتے تھے قصار اوس روز اوس بادشاہ کا شہزادہ لکھن شکار  
 کو گیا تھا سورات ہوئی قصار ایک کسی مقام پر رہ گیا اور شہر کو بنیں آیا پس شہر میں غل برپا ہوا کہ  
 شہزادہ گم ہو گیا وہ وزیر جو غارت ہا پر شاہ سے عرض کیا کہ ای جہاں پناہ شاید وہ نکمراں دیر

شہزادہ کو اس کی بیوی کے ساتھ لے کر چلا گیا۔ وہاں اس کی بیوی نے اس کو دیکھا تو بہت خوش ہوئی۔ اس نے اس کو اپنے پاس لے کر بیٹھایا۔ اس نے اس کو دیکھا تو بہت خوش ہوئی۔ اس نے اس کو اپنے پاس لے کر بیٹھایا۔

شہزادہ کو اس کی بیوی کے ساتھ لے کر چلا گیا۔ وہاں اس کی بیوی نے اس کو دیکھا تو بہت خوش ہوئی۔ اس نے اس کو اپنے پاس لے کر بیٹھایا۔ اس نے اس کو دیکھا تو بہت خوش ہوئی۔ اس نے اس کو اپنے پاس لے کر بیٹھایا۔

اخراجی کچھ خطا بنی ہو جو شاہزادہ گم ہوا بہتر یہ ہے کہ اوس کو طلب فرمالیں بادشاہ نے جاسوسوں  
 آؤ میونگو بلو کر حکم دیا کہ اوس نکرام کو جہان پاوین وہاں سے لے آئیں۔ پس جاسوس آوے ڈھونڈ کر اوس  
 کو اور اوسکی عورت کو اسیر کر کر بادشاہ کی خدمت میں لے آئے جب بادشاہ کے روبرو آئیں جہان  
 پناہ اون سے پوچھے کہ رومال میں کیا ہے تب وزیر نے عرض کیا خداوند اس میں خریزہ ہے کہکڑ  
 جسوقت رومال کھولا تو اوس میں خریزہ تو نہیں مشہزادہ کا سرخون نکپتا ہوا موجود بادشاہ یہ حال دیکھ کر  
 غضبناک ہو کر اوس کو اور اوسکی عورت کو حکم قتل کا فرمایا اور کہا شہباز اؤ کو قید میں رکھو صبح اؤ  
 دونوں کو دار پر دینا جبکہ وزیر اور اوسکی عورت قید میں آئیں وزیر نے اپنی عورت کو پوچھا بول کہ  
 گناہ اور خطا کی ہے ہم سے تو کچھ خطا نہ ہوئی مگر تو بھی کچھ خیال کرتی عورت نے کہی کہ مجھ سے تو کچھ  
 خطا نہیں ہوئی لاکن ایک روز لکڑیا رنے جو مارے یہاں تھی اوس نے اگر کہی کہ حضرت امام جعفر  
 علیہ السلام اس طرح فرمانے میں کہ میں نذر صدق دل سے قبول کری پس اوس روز میرا خداوندیہ دست  
 و خزانہ پایا یہ سنکر میں اوس کو سخن سے انکار کر کے کہی کہ شاید تیسرے مرد نے کہیں سے رہنے  
 کر کر یہ مال اور دولت لایا ہے اور جو تو کہی سب جو ہے تب وزیر اعظم نے کہا کہ اے کجبت پر  
 اوس زیادہ گناہ اور خطا ہے کہ جو تو نے امام علیہ السلام کا کہنا جھوٹ کی اور اوس کے سخن کا  
 انکار کی کہ وہ امام ہام فخر مذ رسول اور جگر گوشہ علی و بتول ہیں وہ جو کہہ کہ فرمن سورا ست حق  
 ہے یہ کہکڑس دونوں نے خوب سا تو بہ کیا اور وہ نذر شریف قبول کی جبکہ صبح ہوئی وہ شاہ  
 زادہ گم گشتہ دفعتاً کھڑے پر سوار ہو کر اپنے شہر کو بادشاہ کی خدمت میں آیا یہ خبر بادشاہ  
 کو پہونچی شاہزادہ غیر تھے آیات بادشاہ خوش ہو کر خود آپ برآمد ہوا اور شاہزادہ کو  
 اپنے سینے سے لگا پا اور اپنے نور دیدہ کے آنکھوں کو بوسہ دیکر پوچھا باباجان شبکو کہاں  
 رہے تھے جب شاہزادہ اپنے باپ کے قدمبوس ہوا اور بادب عرض کیا کہ جہان پناہ

اور شاہزادہ کو اپنے باپ کے قدمبوس ہوا اور بادب عرض کیا کہ جہان پناہ

اور شاہزادہ کو اپنے باپ کے قدمبوس ہوا اور بادب عرض کیا کہ جہان پناہ

اور شاہزادہ کو اپنے باپ کے قدمبوس ہوا اور بادب عرض کیا کہ جہان پناہ

رات ہوئی تقدوی تسلط بلغمین مقام کیا اور آرام فرمایا اب صبح ہوئی جناب اقدس میں حاضر ہوا بادشاہ نے شہزادہ کو محل میں رخصت فرما کر اوس وزیر اعظم اور اوسکی عورت کو بلوایا اور وہ رومال کو طلب کر کے کہو لکر دیکھا تو واقعی ایک خریزہ بنے بادشاہ نے دیکھ کر حیرت کیا اور وزیر اعظم سے پوچھا کہ اس کا کیا باعث تھا اوس نے تمام حقیقت جو اس وقت سے تقصیر انکار عن امام علیہ السلام کی ہوئی سب بیان اور اظہار کیا بادشاہ نے بگوش دل یہ سب کیفیت سن کر تصدیق کی اور آپ بھی نذر شریف بصدق دل متبول کی اور اوس پر مہربان ہوا کل سب ملک اور مال اوسے دیا اور ایک خلعت فاخرہ عنایت فرمایا اوس کا جو دشمن و سر اوزیر تھا اوسے شہر بدر کیا اور اوس کا بھی ملک و مال اوسکو مرحمت کیا تصدیق سے امام علیہ السلام کے اپنے اپنے مراد کو پھونچے۔ پس اپنے عزیز جو کوئی کہ حاجتمند ہے اور کیسی ہی مشکل رکھتا ہو دوسو رجب کی ۲۲ شہر تاریخ یہ نیاز کر دو دو کو نڈے پوریان سے اور کہیر سے بہرا دین اور یہ نقل بیان کر کر بعد فاتحہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو نام سے فاتحہ دیا کر گیا تو اوس کے جو مطلب جو برا بیٹینگے لاکن بصدق دل منت یہ نذر شریف لیا کرانہو ذبا اللہ بہنا اگر کوئی شک لائیگا کافر ہو گا یہ نذر شریف بہت مہربان سے دیا اور انہو سے تہجیح محمد و آل و اصحاب محمد صلعم سب کے حاجتا اور مراد بر اطفیل حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام طریقیہ فاتحہ بزرگان دین۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ درجہ فاتحہ۔ بروح پر فتوح مقدس مطہر و معطر و منور و سنبہ حاجب المعراج و المنبر ساقی جوش کوثر شیف روز محشر صدر شریعت بارگاہ طریقت کا بن معرفت قبلیہ حقیقت سرور کو یں مقام قاجیہ بنی الحرمین جد الحسن المجتبیٰ حضرت ابو القاسم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ کہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ الطیبین الطاہرین برحمتک یا ارحم الراحمین اور درود وغیرہ شکر ثواب و کما بعد تمام انبیاء و شہداء و صحیح اولیا و اولیاء و عنیرہ یا جس کے نام چاہیں ثواب بخشیں و بس فقط ۴

جلیانگ دوزخی  
 عبدی استوار گلی  
 سیرانگ برگی  
 حضرت زکریا  
 خنیک دونه بی  
 توید غلبه  
 شوی حضرت  
 غلاف سوزانی  
 دره لیس  
 ۶  
 افندو غلبه  
 اوس  
 دیا افندو  
 فارس  
 سلمان فارس  
 درایت  
 زنیان  
 و حبیب  
 برادر  
 کوئی  
 روزا  
 او  
 واسطه  
 مانند

۱۹۱۱

# بیان نامہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

معاً  
فضائل ماہ رجب مبارک

حسب ما یشربان الدین تا جگر تباہ نہ گھڑی رو بروی مولوی میر عابد علیضاً  
حقیقہ

مکتبہ انصاریہ  
مکتبہ انصاریہ

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

راوی روایت کرتا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک لکڑہارا نہایت غریب مفلوک تھا کہ جب لکڑیاں منجھل سے لاتا تو اس روز کچھ کھانے کو بچاتا اگر لکڑیاں نہ لایا تو اس روز بھوکا رہتا اور نہایت کمزور ہوتا تھا ایسی تکلیف سے اوقات بسر کرتا تھا ایک روز اس نے باجا بوا کو اپنی عورت سے کہا کہ اب اس شہر میں رہنا نہیں جاتا اور یہ تکلیف سہی نہیں جاتی اب اور کسی ملک کو جا کر کچھ کماتا کر کے آتا ہوں تو اپنے بال بچوں سے خبردار رہ۔ یہ کہہ مدینہ منورہ سے وہ لکڑہارا اٹھ کر کسی اور ملک کو روانہ ہوا لکن وہاں بھی اس شخص پر اور تکلیف گذرنے لگی۔ کیونکہ وہاں کے لوگ اس کا لکڑہارے کے اور کوئی پیشہ نہیں آتا تھا غرض چاروں طرف دھونڈا کر دیکھا اور اپنے دل میں کہا کہ اب کیا صورت لیکر مدینہ منورہ کو جاؤں اور عورت بچوں کو منہ دکھاؤں اسی میں بارہ برس گزرے وہ لکڑہارا نے کچھ عورت بچوں کی قوت پسری کے لئے بھیجا تو خود آلیا اور سکی عورت نے شوہر کا انتظار دیکھ کر اپنے دل میں خیال کی کہ شاید مرد دنیا کہیں جا کر مر گیا۔ اور اگر زندہ ہوتا تو اللہ کی نعمت کچھ خرچ بھی کرتا یا خود آتا۔ اب کہاں تک کی فاقہ کوئی تکلیف سہتی رہوں۔ ناچا اس عورت نے جو اس گھر کے نزدیک ایک بادشاہ کے وزیر کا گھر تھا اس کے گھر میں جا کر ٹھہرا۔ پینے کیلئے سڑی ہوئی روغن کی عورت نے اس غریب ترس کا کرکھانا وغیرہ دینے لگی وہ غریب نے تمام روز محنت کر کے شام کو جو کچھ اس وزیر کی عورت نے کھانا دیلئے سو اپنے بچوں کو لیا کر کھلاتی اور اپنی فحاشی قضا کر لیا اور اس لکڑہارے نے وزیر اعظم کے دروازہ کا سخن جابوب کرتی تھی اتفاقاً اس سے حضرت جناب بنی مطلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتنے ایک اپنے محبوب کو اور اصحابوں کو ہمراہ لیکر اسی راستے سے کہیں تشریف مبارک لگاتے تھے جب اس جگہ پر رونق افروز

یعنی خوش حال و خوش  
 بختی و دنیوی و دینی  
 غرض کہ جسے غلام صوفی  
 ہی کہہ گاہے اُس ہر  
 کی طرح کہ جب یہ دیکھتے  
 اپنی ان کے عبادت  
 جیسے کہ اس ماہ میں  
 شب بیدار رہنے کی  
 عبادت کی وہ اسے  
 و دوسرے کی مثال  
 جانتا ہے کہ اس کی

[illegible][illegible]











قول ہوگی اور یہ بھی  
 مٹا کی ناز تک و دعا مانگے گا  
 سے اسے اور اسے  
 سر اور کھاروی درود و ترغیب  
 مذکورہ سر بار اور ترغیب  
 من العالی  
 و جواز نماز و دعا مانگے گا  
 سکندر  
 سر اور کھاروی درود و ترغیب  
 اور کھاروی درود و ترغیب  
 (۱۵)

امام مام علیہ السلام کے اس رتبہ کو جو نیکو کار بیان آیا ہے یہ حقیقت سب نرا دی نے  
 سنگری کی کہ یہ بات جو امام مام علیہ السلام کی طرح فرمائے اور تو اس طرح کی اور تیرے  
 مرد کو دولت ملی یہ سب جھوٹی بات ہے شاید تیرے مرد نے کہیں رہنری اور غارت گری  
 کی ہوگی۔ اتفاقاً ایک وزیر اس وزیر اعظم کی دشمنی میں تھا سو اس نے اسی روز بادشاہ  
 سے عرض کی کہ فلان وزیر سرکار کا اتنا کچھ ملک کھاتا ہے نہ تو اس کے نزدیک بیسج ہی اور نہ  
 کچھ ویسا خرچ ہے اگر غلام کو حکم ہو تو اس سے حساب طلب کر آیا بادشاہ نے کہا بہتر ہے  
 پس وہ وزیر تو اس کا دشمن ہی تھا اب ملک مال حساب میں دے دیا اور بادشاہ سے عرض کیا  
 کہ جان پناہ غلام اس حساب کو دریافت کیا کچھ نہ پایا اب اپنے صرف میں لایا یعنی خرچ کیا ہو  
 بادشاہ یہ سنا کہ اس وزیر اعظم کو حکم سیاست کا کیا اور بہت اس پر غضب اور غصہ ہوا اگر اس کو  
 ایک جوڑا پوشاک سے شہر بدر کرو اور اس وزیر کو فرمایا کہ اس نکاح ام کا جو ملک مال ہے میں نے  
 تمہیں بخشا اس کو اور اس کی عورت کو ایک جوڑا کپڑوں سے شہر کے باہر نکال دے تب وزیر نے  
 بموجب حکم شاہی کے اسی طرح فقط او کو شہر بدر کر کے ملک مال پر آپ متصرف ہوا  
 پس وہ وزیر اعظم اور اس کی عورت دونوں ملک طرف ایک صحرے کے چلے جاتے تھے قضا کاٹون  
 ایک میل خربزے کی ہوئی تھی وزیر اعظم نے اپنے عورت سے کہا کہ دم تیرے پاس ہیں  
 تب عورت کہی کہ میں ایک دو دم میں کہہ دو دم وزیر اعظم کے ماتھے میں دی وزیر نے  
 وہ دم لیکر فالز والے کے پاس جا کر وہ دم دیکر اس سے ایک خربزہ لیا ایک فیل وال میں  
 باند کر اتنے سے چیتے ہوئے جاتے تھے قضا اور اس روز اس بادشاہ کا شانہ راہ جو کہیں  
 سکار کو گیا تھا سورات ہوئی قضا ایک کسی مقام پر گیا اور شہر کو نہیں آیا پس شہر  
 غل برپا ہوا کہ شانہ راہ گم ہوا جب وہ وزیر جو غماز تھا پھر شاہ سے عرض کیا کہ اے  
 جہان پناہ شاید وہ نکاح ام وزیر اعظم کی کچھ خطا لکھا ہو جو شانہ راہ گم ہوا بہتر یہ ہے کہ اس کو

قول ہوگی اور یہ بھی  
 مٹا کی ناز تک و دعا مانگے گا  
 سے اسے اور اسے  
 سر اور کھاروی درود و ترغیب  
 مذکورہ سر بار اور ترغیب  
 من العالی  
 و جواز نماز و دعا مانگے گا  
 سکندر  
 سر اور کھاروی درود و ترغیب  
 اور کھاروی درود و ترغیب  
 (۱۵)

قول ہوگی اور یہ بھی  
 مٹا کی ناز تک و دعا مانگے گا  
 سے اسے اور اسے  
 سر اور کھاروی درود و ترغیب  
 مذکورہ سر بار اور ترغیب  
 من العالی  
 و جواز نماز و دعا مانگے گا  
 سکندر  
 سر اور کھاروی درود و ترغیب  
 اور کھاروی درود و ترغیب  
 (۱۵)



[illegible]

جہاں پناہ رات ہوئی تعدی فلاح میں باغ میں مقام کیا اور امام فرمایا اب صبح ہوئی جناب  
اقدس میں حاضر ہوا بادشاہ نے شہزادہ کو محل میں رخصت فرما کر اس وزیر اعظم اور اسکی  
عورت کو بلو ا بھیجا اور وہ مال کو طلب کر کے کہو لگو کیا تو واقعی ایک خوریزہ ہے بادشاہ نے  
دیکھ کر حیرت کیا اور وزیر اعظم سے پوچھا کہ اس کا کیا باعث تھا اس نے تمام حقیقت جو سچی  
عورت سے قصص نگار سخن امام علیہ السلام کی ہوئی سب بیان اور اظہار کیا بادشاہ نے  
بکوش دل یہ سب کیفیت سن کر تصدیق کی اور آپ بھی نذر شریف بصدق دل قبول کی  
اور وزیر اعظم پر مہر ان ہو کر اس کا سب ملک امد مال او سے دیا اور ایک خلعت فاخرہ  
غایت فرمایا اس کا جو دشمن دوسرا وزیر تھا او سے شہر بد کیا اور اس کا بھی ملک و  
مال اس کو مرحمت کیا تصدیق سے امام علیہ السلام کے اپنے اپنے مراد کو پھونچے۔ پس اپنے  
غیر جو کوئی کہ حاجتمند ہے اور کیسی ہی مشکل رکھتا ہو دے سور جب کی ہمتہ تاریخ یہ نیاز کر کر  
دود و کوئٹے پوریان سے اور کبیر سے بہر اوین اور یہ نقل بیان کر کر بعد فاتحہ حضرت  
امام جعفر صادق علیہ السلام کے نام سے فاتحہ دیا کر گاتا تو اس کے جو جو مطلب ہوں  
برائیکے لاکن بصدق دل منت یہ نذر شریف کیا کرانغہ ذبا اللہ سہا اگر کوئی شک لایکا  
کافرو گاہیہ نذر شریف بہت مجربات سے ہے اور آزمودہ ہے سچی محمد آل و اصحاب  
محمد صلعم کے حاجات اور مراد برائے بظیفیل حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فقط  
طریقہ فاتحہ بزرگان دین بسم اللہ الرحمن الرحیم درجہ فاتحہ بروج پر فوق سید مسطر  
سطر و منور و معینہ حاجب الحراج والنبیاتی عوض کو تر شیعہ نذر شریف بارگاہ طاقت کا معترف حقیقت  
سرور نبین مقام مبین نبی اکرمین جلالین حضرت اقام احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم علی  
الہ و اصحابہ و ازواج و زیادہ الطیبین الطاہرین بر جنتک یا الرحمہ الرحیم اور نو دو وغیرہ پیکر و اب  
اسکا بعد تمام انبیاء و شہداء و جمیع اولیاء و اقیاء وغیرہ یا جسکے نام چاہیں ثواب بخشیں و بس۔ فقط

حضرت سے کہ اگر وہ میرا  
 ایک روز وہ ہی تو  
 رہتا تو عذاب و قہر کا  
 جگمگاہ نہ ہو میری  
 حضرت سے حضور  
 اخلاص سوا بخشنی  
 اوس مودہ کو میں  
 صاف کیا اللہ غلام  
 قہر کا اوس سے اور  
 بخشنا اللہ نے اوس کو  
 اور سلمان فارسی نے  
 روایت کی کہ فرمایا  
 حضرت اخطا کیے  
 کہ وہ جب بدین کی  
 سب سے ایک راستہ سے  
 جا کر وہی دروازے کے  
 اور جاتے کر کے اوس  
 بات کو میں مودہ کے  
 اوس کے قریب اتر کر  
 کہ روزہ ہے اوس نے  
 کہ میں اور جاتے  
 کہ میں اور جاتے  
 کہ میں اور جاتے

کی ایک اور اس لئے سو بہتر  
میں تیری بات -  
سزا نہیں ادا  
جہاد اور مصیبت  
اور جس کے لئے یہ ہے  
میں نے غلامِ خدا کیا ہے  
میں نے کبھی تو  
ہوسا خط و کتابت  
وصال کا مدار  
فقط سنت تھا





